تاریخ اسپین کا عبرت خیز ورق

''اسپین'' جس پر مسلمانوں نے تقریباً آٹھ سو سال تک اس آن بان کے ساتھ حکومت کی کہ ان کی قوت وعظمت سے پورا براعظم یورپ مبہوت ومتحیر تھا، جس کے شہرو قصبات، مدارس وجامعات کی علمی وتحقیقی سرگرمیوں سے گہوارہ علم وفن بنے ہوئے تھے، جس کی مسجد ''جامع قرطبہ'' اپنی وسعت اور شان وشوکت کے لحاظ سے عالم اسلامی میں بے نظیر تھی، جس کا ایک چپہ بھی بنجر اور بن کھیتی کا نہ تھا، حتی کہ پہاڑوں پر بھی زراعت ہوتی تھی، جس کی تہذیب وثقافت نے تمام دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا، جس کے ہر شعبۂ زندگی میں آج بھی اسلام کی چھاپ نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے، مگر آج وہی اسپین مسلمانوں کے وجود سے خالی ہے، جامع قرطبہ تسبیح وتہلیل کے ترنم سے محروم ہے، تکبیر و توحید کی آواز وادی البرتات سے ٹکرا کر خاموش ہوگئی ہے، اسپین کی المناک تاریخ آج ملت اسلامیہ کو خون کے آنسو رلا رہی ہے اور اسپینی مسلمانوں کی بے مثال تباہی کی داستان سن کر ان کے دل تڑپ اٹھتے ہیں۔

تاریخ اسلامی کے نامور مورخ اکبر شاہ نجیب آبادی اسپین کی اس تباہی و بربادی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مسلمانوں پر یہ مصائب اس لئے نازل ہوئے کہ انھوں نے کلام الٰہی کو پسِ پشت ڈال دیا تھا، جس کی وجہ سے ان میں خودغرضی اور نااتفاقی پیدا ہوئی، پابندیٔ اسلام کے ترک ہونے کا یہ نتیجہ تھا کہ مسلمان سردار اپنے بھائی مسلمان سرداروں کی مخالفت میں عیسائیوں کے پاس جاکر ان سے مدد طلب کرنے میں کوئی باک وتامل نہ کرتے تھے، مسلمانوں نے خود عیسائیوں کے ہاتھوں خوشی خوشی مسلمانوں کو ذبح کرایا... اندلس کے مسلمانوں نے اپنی

بداعمالیوں سے اپنے آپ کو مغضوب بنالیا تھا، اس لئے ان کو دنیا کے کسی حصہ سے کوئی امداد نہ پہنچی اور کفار کے ہاتھوں سے فجار کو خدائے تعالیٰ نے سزا دلوائی، مسلمان جب کبھی اور جہاں کہیں دینِ اسلام سے غافل اور قرآن سے بے تعلق ہوئے ان پر ایسی ہی مصیبتیں نازل ہوئیں۔'' (تاریخ اسلام ج ۳ ص ۲۷۴)

طوائف الملوکی اوراس کے منفی اثرات

اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ اسپینی امراء رقابت وثروت میں مخمور ہوکر اسلامی تعلیمات کے علی الرغم عیش ونشاط، سرود ورباب کے دلدادہ ہوگئے، اسلامی اخوت ومحبت کے بجائے ان کے اندر خود غرضی اور اقتدار کی ہوس نے جڑ پکڑلی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۲۲ھ سے وہاں طوائف الملو کی شروع ہوگئی اور اسپین چھوٹی چھوٹی مسلم ریاستوں میں تقسیم ہوگیا، قرطبہ اشبیلیہ، غرناطہ، بلنشیہ، مالقا وغیرہ شہروں میں ان ریاستوں کے دارالحکومت قائم ہوگئے، ان ریاستوں میں آئے دن اقتدار کی جنگ ہونے لگی، عیسائی سلاطین نے مسلمانوں کی اس خانہ جنگی سے بھرپور فائدہ اٹھایا کبھی ایک ریاست کو مدد پہنچا کر اور کبھی دوسری ریاست کو کمک دے کر انھیں لڑا لڑا کر بالکل بیدم کردیا تو پھر اپنا دست ستم بڑھایا۔ مسلمان چونکہ اپنی ساری توانائی باہمی جنگوں میں اپنے ہاتھوں برباد کرچکے تھے، اس لئے وہ عیسائی حملہ کا مقابلہ نہ کرسکے، وہ ایک ایک کرکے سارے شہروں پر قابض ومتصرف ہوگئے، مسلمانوں کا آخری سہارا صرف غرناطہ رہ گیا تھا جو اب تک عیسائیوں کے دست ستم سے محفوظ تھا، ۱۲ر جمادی الآخر ۸۹۶ھ کو قسطلہ کے عیسائی حکمراں فردی نند نے ایک مسلم امیر زغل کی ناعاقبت اندیشیوں سے فائدہ اٹھا کر ایک لاکھ فوج سے غرناطہ کا محاصرہ کرلیا، یہ محاصرہ تقریباً آٹھ ماہ تک جاری رہا، سپہ سالار اعظم موسیٰ غسانی اور دیگر حکام میدان میں نکل کر مقابلہ کرنا چاہتے تھے مگر سلطان ابوعبداللہ ہمت ہار چکا تھا اس لئے سپہ سالار کی رائے کے برعکس خفیہ طور پر اپنے وزیر کو فردی نند کے پاس بھیج کر صلح کی پیش کش کی، فردی نند اور اس کے سپاہی محاصرہ کی طوالت سے اکتا چکے تھے، اس غیر متوقع

www.besturdubooks.wordpress.com

پیش کش کو انھوں نے فوراً قبول کرلیا چنانچہ جانبین کی منظوری سے صلح نامہ تیار ہوا جس کی اہم دفعات یہ تھیں۔

(۱) کسی مسلمان کے جان و مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا، مسلمانوں کو اختیار ہوگا چاہے غرناطہ میں رہیں یا اور کہیں چلے جائیں۔

(۲) مسلمانوں کے معاملات میں عیسائی مداخلت نہیں کریں گے۔

(۳) عیسائی مسجدوں میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۴) مساجد اور اوقاف بدستور قائم رہیں گے۔

(۵) مسلمانوں کے معاملات کا تصفیہ شریعت اسلامی کے موافق مسلم قاضی کریں گے۔

(۶) جو عیسائی مسلمان ہوگئے ہیں انھیں ترک اسلام پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(۷) سلطان ابوعبداللہ کے سپرد البشرات کی حکومت کردی جائے گی۔

(۸) آج سے ساٹھ دن کے اندر قلعہ الحمراء توپ خانہ وغیرہ دیگر اسلحے جو اس وقت قلعہ میں موجود ہیں عیسائیوں کے حوالہ کردیا جائے گا۔

(۹) شہر غرناطہ ایک سال تک آزاد رہے گا، سال بھر کے بعد شرائط بالا ملحوظ رکھتے ہوئے عیسائی اس پر قابض ہوں گے۔

(۱۰) طرفین کے قیدی رہا کردیئے جائیں گے۔

اس صلح نامہ پر یکم ربیع الاوّل ۸۹۷ھ مطابق ۳ر جنوری ۱۴۹۲ء کو فریقین کے دستخط ہوئے۔

قلعہ الحمراء پر قابض ہوتے ہی ''فردی نند'' نے صلح نامہ کی ساری شرطیں یک لخت فراموش کردیں، شہر غرناطہ پر اپنا مکمل تسلط قائم کرلیا، ابوعبداللہ سلطان کو البشرات سے بیدخل ہونے پر مجبور کردیا۔

مختلف مسلم جماعتیں اور ان کا انجام

اسپین میں آباد مسلمانوں کی مختلف جماعتیں تھیں: (۱) خالص عربی النسل، جو عام

www.besturdubooks.wordpress.com

طور پر شام، یمن، حجاز اور حضر موت سے آ کر یہاں آباد ہو گئے تھے۔ (۲) خالص بربری، ان کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی، (۳) مولدین یعنی وہ لوگ جن کے باپ عرب یا بربر تھے اور مائیں اسپینی تھیں (۴) نومسلم یعنی وہ عیسائی جنھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ان کی اولاد بھی نومسلم ہی کہلاتی تھی۔

سقوط غرناطہ کے وقت عام طور پر عربی النسل اور بربری مسلمان اسپین چھوڑ کر تیونس، مراکش وغیرہ ملکوں میں چلے گئے، جنھیں بس اتنی اجازت دی گئی کہ صرف اپنی جان لے کر چلے جائیں مال واسباب ساتھ لے جانے کی قطعی اجازت نہیں تھی، ان ہجرت کرنے والوں میں بھی بہت سارے عیسائی لٹیروں کے ہاتھوں راستے ہی میں شہید ہو گئے۔

کچھ بچے کھچے عربی جنھوں نے ترک وطن کو گوارہ نہیں کیا وہ اسپین ہی میں رہ گئے انھیں حملہ آور اور غیر ملکی جیسے نفرت آمیز ناموں سے یاد کیا جاتا تھا، تیسری اور چوتھی جماعت کے مسلمانوں نے عام طور پر اسپین ہی میں رہنے کو ترجیح دی، کیونکہ انھیں ''فردی نند'' کے اس اعلان پر اعتماد تھا کہ مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی۔

غرناطہ پر تسلط مکمل ہو جانے کے بعد اسپین سے مسلمانوں کو تاخت و تاراج اور نیست ونابود کرنے کی غرض سے درج ذیل ظالمانہ ومنافقانہ طریقے اختیار کئے گئے:

(۱) مسلم عدالتیں توڑ کر عیسائی عدالتیں قائم کی گئیں جن میں ہر روز ہزاروں مسلمان پیش کئے جاتے اور ان پر جھوٹے جھوٹے الزامات عائد کر کے آگ میں جلا دیا جاتا۔

(۲) مسلمانوں کے گھروں کی تلاشی کا سلسلہ شروع کیا گیا کہ یہ لوگ ہتھیار جمع کرتے ہیں اور خفیہ طور پر حکومت کے خلاف اسکیمیں بناتے ہیں۔

(۳) عیسائیوں کی جانب سے مسلمانوں پر حملے کئے جاتے جن میں قتل وغارت گری کے علاوہ ان کے گھروں اور دکانوں کو نذر آتش کر دیا جاتا، حملوں کا یہ سلسلہ ختم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی رہا اور اسپین کا کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہیں تھا جہاں کے مسلمانوں کی جان و مال تباہ نہ کی گئی ہو۔

(۴) عربی زبان کی سرکاری حیثیت ختم کر دی گئی۔

www.besturdubooks.wordpress.com

(۵) پورے ملک میں یہ پابندی لگادی گئی کہ مسلمان اپنا کوئی بڑا تعلیمی ادارہ قائم نہیں کر سکتے۔

(۶) غلط تاریخیں مرتب کرائی گئیں جن میں مسلمانوں کو ظالم و غاصب اور ان کے عہد حکومت کو دور غلامی سے تعبیر کیا گیا، مسلم حکمرانوں نے اسپین کی تہذیب و ترقی سے متعلق جو گراں قدر کارنامے انجام دیئے تھے انھیں تاریخ کے صفحات سے یا تو خارج کر دیا گیا یا اسے بے حیثیت کر کے بیان کیا گیا۔

(۷) خالص اسپینی مسلمانوں کو پھر سے عیسائی بنانے کی مہم شروع کی گئی، ان سے کہا جاتا کہ تمہارے آباؤ اجداد کو عربوں نے بجبر و اکراہ مسلمان بنالیا تھا، اب تم آزاد ہو، اس لئے اپنے اصلی مذہب کی طرف واپس آجاؤ۔

(۸) بعض مسلمانوں کو زبردستی بپتسمہ دیا جاتا اور ان کے لڑکوں کو عیسائی بنالیا جاتا۔

(۹) بڑے بڑے اجتماعات کئے جاتے جن میں فرضی طور پر کچھ لوگوں کو اسٹیج پر پیش کیا جاتا کہ یہ مسلمان تھے مگر انھوں نے برضا و رغبت اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لی ہے، پھر ان کا خوب اعزاز و اعلان کیا جاتا۔

(۱۰) مختلف حیلوں و تدبیروں کے ذریعہ مسلم عوام کو علماء و شرفاء سے بدظن کر کے ان میں بعد اور تفریق پیدا کر دی گئی۔

(۱۱) شرعی طریقہ کے برخلاف نکاح کے لئے سرکاری عدالتوں میں رجسٹرڈ کرانے کو لازم قرار دیدیا گیا۔

جبری عیسائی بنانے کا روح فرسا اقدام

ان ہمت شکن حالات میں بھی اسپینی مسلمان اپنے دین و مذہب کو سینے سے لگائے رہے اور اپنی نسلوں میں دین کو باقی و زندہ رکھنے کا یہ نظم کیا کہ گھروں اور مسجدوں میں بچوں کی دینی تعلیم کا نظم اپنے طور پر کیا، لیکن یہ سلسلہ تادیر قائم نہ رہ سکا، ۹۰۴ھ میں یہ اعلانِ عام کیا گیا کہ مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لیں، ورنہ انھیں قتل کر دیا جائے گا،

www.besturdubooks.wordpress.com

اس اعلان پر مسلمانوں کا ایک طبقہ ملک بدر ہونے کے لئے تیار ہو گیا، فردی نند نے انھیں افریقہ چلے جانے کی اجازت دیدی اور ان کے ساتھ بظاہر یہ کرم کا معاملہ کیا کہ جہاز بھی فراہم کردیئے گئے مگر عیسائیوں نے ان جہازوں کو ساحل افریقہ تک پہنچنے سے پہلے ہی غرق کردیا، اور سارے مہاجرین مع اہل وعیال اور قیمتی کتب خانوں کے ہمیشہ کے لئے تہہ آب آسودۂ خواب ہوگئے، اور بقیہ سارے مسلمانوں نے شہروں اور آبادیوں کو چھوڑ کر پہاڑوں کو اپنا ملجا اور جائے پناہ بنالی، ہر نوع کی اذیتیں برداشت کیں مگر اسلام کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا، ان پہاڑوں میں پناہ گزیں مجبوروں کو بھی عیسائی حکومت نے برداشت نہیں کیا، ان کی گرفتاری وقتل کا سلسلہ برابر جاری رہا، کبھی جب دس بیس پناہ گزیں اکٹھا ہوتے تو مقابلہ کی بھی نوبت آجاتی اور بہادرانہ لڑتے ہوئے شہید ہوجاتے، بعض اندلس کے شمالی پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے اور بے سروسامانی کی حالت میں ہلاک ہوگئے، ان میں سے بعض بچ کر یورپ کے ملکوں کو طے کر کے ملک شام پہنچے، ان مرنے والوں کے بچوں کو عیسائیوں نے اپنے قبضہ میں لے کر عیسائی بنالیا، اس طرح ملک فرانس کے جنوبی اور ملک اسپین کے شمالی حصوں میں عربی النسل خاندانوں کے وجود کا امکان مؤرخین نے تسلیم کیا ہے، اسی بناء پر نپولین کو بعض لوگ عربی النسل لکھتے ہیں۔

مسلمانوں کی اپنی کوئی تنظیم یا ادارہ موجود نہیں تھا جو ان حالات میں ان کی صحیح رہنمائی ودستگیری کرتا، باشعور، عزیمت پسند افراد بھی باقی نہ بچے تھے جو حالات کے رخ کو موڑنے کی فکر کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ چند سالوں کے عرصہ میں قسم کھانے کو بھی سرزمین اسپین میں خدائے وحدہ لاشریک لہٗ کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہا، سب ہی کو مختلف ہلاکت خیز طریقوں سے موت کی نیند سلا دیا گیا، اگر کچھ ان ہلاکت خیزیوں سے کسی طرح محفوظ رہ گئے تو اپنی جان بچا کر اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے۔

درسِ عبرت

واقعات ومشاہدات گواہ ہیں کہ سرزمین ہند میں بھی ہندو احیاء پرست طاقتیں اسپین

www.besturdubooks.wordpress.com

کی تاریخ دہرانا چاہتی ہیں۔

(۱) وہی فرقہ وارانہ فساد کی تکنیک ہے جس پر آزادی کے وقت ہی سے عملدرآمد ہورہا ہے اور کمی کے بجائے اس میں دن بدن ترقی ہوتی جارہی ہے اور چند سالوں سے حکومت کی صوبائی پولیس ان فسادیوں کے ہراول دستے کی خدمت انجام دینے لگی ہیں۔

(۲) مسلمانوں کو ظالم وغاصب ثابت کرنے کی غرض سے تاریخوں میں تحریف اور ردوبدل کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔

(۳) مسلمانوں کے دین ومذہب پر برابر حملے کئے جارہے ہیں، کبھی مسلم پرسنل لا کو تبدیل کردینے کی باتیں کی جاتی ہیں، اور کبھی مسلمانوں کی مقدس کتاب پر پابندی عائد کرانے کی سعی کی جاتی ہے۔

(۴) مسلمانوں کے مذہبی وتاریخی آثار کو سرزمین ہند سے مٹادینے کی تشدّد آمیز تحریک جاری ہے، بابری مسجد اور ملک کی سیکڑوں مساجد ومقابر اس جارحانہ تحریک کا نشانہ بن چکی ہیں۔

(۵) مسلم عوام اور ان کے دینی وملّی رہنماؤں کے درمیان تفریق قائم کردینے کی مؤثر جدوجہد ہورہی ہے، اور اپنی غفلت شعاری سے یا مفاد پرستی سے بعض مسلمان بھی اس خطرناک سازش کا آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور اس خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرنے میں اپنا زورِ قلم صرف کررہے ہیں۔ فالی اللہ المشتکی.

(۶) بعض علاقوں میں دین سے ناواقف مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

ایک طرف تو اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہند سے مٹادینے کی یہ منظم سازشیں اور مسلسل کوششیں ہیں کہ تمام ہندو احیاء پرست پارٹیاں متحد ہوکر ہمارے آثار وروایات کو محو کردینے پر تلی ہیں، دوسری طرف ہم ہیں کہ اپنی غفلت شعاریوں اور راحت کوشیوں کو چھوڑنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں، دشمن مجتمع ہوکر حملے پر حملے کئے جارہا ہے مگر ہماری صفوں میں انتشار وتفرقہ ہے اور خود اپنوں ہی کے دست وبازو کو ناکارہ بنانے میں ہم مصروف

www.besturdubooks.wordpress.com

ہیں، حوادث و مصائب کے طوفان بار بار آ کر ہمیں دستک دے رہے ہیں مگر ہم پر ایسی شدید نیند طاری ہے کہ آنکھ کھلتی ہی نہیں، غنیم ہر چہار طرف سے ہمیں نرغے میں لینے کی تیاریاں مکمل کر چکا ہے، لیکن ہم اپنے اپنے مخصوص دائروں میں اس طرح محصور ہیں کہ ملت کے وسیع تر مفاد کے متعلق غور و فکر کی ہمیں فرصت ہی نہیں، رہنمایان ملت اور علمائے دین، ولی اللٰہی تحریک دعوت و اصلاح کو چھوڑ کر اپنے زاویوں میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں حالانکہ طاغوتی طاقتیں منبر و محراب اور مدرسہ و خانقاہ پر کمندیں ڈال رہی ہیں، امداد و ضامن کے فرزندو اور قاسم و رشید کے درس حکمت و عزیمت کے پاسبانو! بابری مسجد کی زمیں بوس دیواریں تمھیں آواز دے رہی ہیں، شیخ الہند کی غیرت و حمیت اور حضرت مدنیؒ کی شجاعت و استقامت کے وارثو! مظلوم شہیدوں کا بہتا ہوا خون اور سلگتا ہوا جسم تمھیں دعوت حرکت و عمل دے رہا ہے حضرت مجدد الف ثانی کے اس ارشاد گرامی پر ذرا غور کرو تمھیں کیا سبق دے رہا ہے۔ ''ہر چند سلامتی در زاویہ است اما دولتِ شہادت در معرکہ است، کنج زاویہ با اہل ستر و ارباب ضعف مناسب است، کار مرداں اقویا مبارزت و معرکۂ کبریٰ است'' کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلۂ عبرت تھیں مگر آج خود ہمارے ادبار و زوال کی حکایت اوروں کے لئے مثال عبرت ہے۔

انسان کی تمام اندرونی قوتیں اور جذبات خارجی محرکات کے محتاج ہوتے ہیں، ان کی مثال سوئے ہوئے انسان کی سی ہوتی ہے جو اگرچہ زندہ ہے مگر حرکت کے لئے کسی بیدار کن صدا کا محتاج ہے، آج کے واقعات و حادثات ہماری تنبیہ اور غفلت شکنی کے لئے ہیں، وقت نے صدائے رحیل بلند کر دی ہے، اسے محسوس کیجئے اور حرکت و عمل کیلئے تیار ہو جایئے خدانخواستہ اگر ہم آج بھی خوابِ غفلت میں پڑے سوتے رہے، تو باور کیجئے زمانہ پھر اٹھنے کا موقع نہیں دے گا انقلاب و تغیر کی اہمیت و نزاکت کو خدارا نظر انداز نہ کیجئے، سوچنے اور غور و فکر کرنے کا وقت یہی ہے، ضرورت ہے کہ کمال حزم و احتیاط کے ساتھ آئندہ اقدامات کا ایک نقشہ مرتب ہو، اگر یہ وقت محض اخبار کی قلم فرسائیوں اور تقریر کی طلسم طرازیوں میں ضائع کر دیا گیا تو یاد رکھئے قدرت اپنی بخششوں میں جس قدر فیاض

www.besturdubooks.wordpress.com

ہے اتنی ہی غافلوں کی تعذیب میں شدید ہے۔

تنظیم ملت کے چند اصول

ابتدائی مراحل میں بغیر کسی تاخیر کے درج ذیل کاموں کو پورے ولولہ اور حوصلہ مندی کے ساتھ انجام دیا جائے۔

(۱) باہمی یگانگت اور اتحاد و بھائی چارگی کو ترقی دی جائے، تمام جھگڑوں اور اختلافوں کو دور کیا جائے، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے درد و غم میں شریک ہو جائے۔ اور یہ حقیقت لوگوں کے دلوں میں نقش کر دی جائے کہ مسلمانوں کی کسی معصیت نے ان کو اس قدر نقصان نہیں پہنچایا ہے جس قدر باہم اختلاف اور تفرقہ نے اور کوئی چیز ان کو اس قدر نفع نہیں پہنچا سکتی جس قدر یہ چیز کہ سب مل کر ایک اور بھائی بھائی ہو جائیں۔

(۲) مسلمانوں کی عملی زندگی بالکل تباہ ہو چکی ہے اس لئے ضروری ہے کہ احکام شرع کے احترام و اتباع کا مردہ جذبہ پھر از سر نو زندہ کر دیا جائے، اور ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ لوگوں کے دل اللہ اور اس کی شریعت کے حکموں کے آگے سر بسجود ہو جائیں۔

(۳) مسلمانوں کو سمجھایا جائے کہ بیکاری ایک شرعی و ملی معصیت ہے اس لئے کسی مسلمان کو اپنی زندگی بیکار نہیں کاٹنی چاہئے۔

(۴) تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی جائے بالخصوص مذہبی تعلیم سے ایک مسلمان بچہ بھی محروم نہ رہنے پائے۔

(۵) تمام منہیات و منکرات مثلاً شراب، جوا، گانا، باجا، سنیما، ٹی وی، وی سی آر، جھوٹ، غیبت، فحش کاری سے مسلم معاشرہ کو پاک کیا جائے۔

(۶) نماز باجماعت کے قیام پر زور دیا جائے اور اس سرگرمی سے اس کا ولولہ پیدا کر دیا جائے کہ ایک مسلمان بھی بے نمازی نظر نہ آئے، اس کے لئے ہر گاؤں اور محلہ میں

www.besturdubooks.wordpress.com

دو، دو، تین تین افراد پر مشتمل ایک ذمہ دار مجلس بنائی جائے جو پورے محلّہ کے اتفاق واتحاد کے ساتھ لوگوں کو نمازی بنانے کی جدوجہد کرے۔

(۷) مساجد کی حسب ضرورت اصلاح ومرمت، توسیع وتعمیر کی جائے اور انھیں خوب آباد رکھا جائے۔

(۸) حفاظت خود اختیاری کے لئے ہر گاؤں اور محلّہ میں ایک جماعت ہمیشہ موجود رہے۔

(۹) افواہوں اور اشتعال انگیزیوں پر صبر وسکون کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے اور فتنہ وفساد کو صلح وآشتی کے ساتھ دفع کرنے کی ہر امکانی کوشش کی جائے بصورت دیگر اپنے جان ومال کی حفاظت کے لئے فسادیوں کی مدافعت ہمت وجرأت کے ساتھ کی جائے۔

(۱۰) اپنے ہم سایہ دیگر برادریوں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھے جائیں، ان کے ساتھ رواداری، حسن اخلاق، اچھے سلوک اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔

اگر ان اصول پر عمل کرتے ہوئے استقلال وپامردی کے ساتھ ہمارے قدم بڑھتے رہے تو انشاء اللہ مصائب کے بادل چھٹ جائیں گے، مشکلات دور ہوجائیں گی، حق وصداقت کا غلبہ اور عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا، ظلم پیشہ طاقتیں سرنگوں اور طاغوتی ظلمتیں کافور ہوجائیں گی۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا.

☆ ☆ ☆

www.besturdubooks.wordpress.com